50 سے زائد علما و مفتیان کرام کے
فتاویٰ و تصدیقات کے ساتھ

جسٹس کرم شاہ الازہری
کے اہلسنت وجماعت سے اعتزالی نظریات کا تحقیقی و

علمی محاسبہ

از

مولانا محمد فاروق قادری رضوی (یو۔کے)

انجمن فکرِ رضا (یو۔کے)

پچاس سے زائد علماء ومفتیان کرام کے فتاوٰی وتصدیقات وتاثرات کے ساتھ

جسٹس کرم شاہ بھیروی کے

اہلسنّت وجماعت سے اعتزالی نظریات کا تحقیقی وتنقیدی و

علمی محاسبہ

مولانا محمد فاروق قادری رضوی

ناشر: انجمن فکر رضا U.K

نام کتاب......علمی محاسبہ

مئولف......مولانا محمد فاروق رضا قادری رضوی

بااہتمام......انجمن فکر رضا U.K

تعداد......1100

سن اشاعت......جولائی 2013ء

صفحات......512

قیمت......600روپے (GBP 15)

ملنے کا پتہ

Gloucester College,
Derby Road,
Gloucester GL1 4AE
Email : shahkot@hotmail.co.uk

﴿فہرست﴾

جان بوجھ کر حضرت پر ختم نبوت کے انکار کی تہمت لگانا چاہتے تھے اور اپنی یہ خدمت انگریز کے کھاتے میں ڈالنا چاہتے تھے تو کیا یہ خیانت نہیں؟ (ایضاً: ص ۱۱)

کرم شاہ کی بے جا حمایت کرنے والے بتائیں کہ انہوں نے ''تحذیر الناس میری نظر میں'' لکھ کر ایک بار پھر دیوبندیوں کی حمایت کرتے ہوئے فاضل بریلوی کو جاہل، خائن اور انگریز کا وفادار ثابت کرنے کی سعی کی ہے یا اپنے سابقہ مؤقف سے رجوع کیا ہے۔

o...... اگر طبیعت پر بوجھ محسوس نہ کریں تو ڈاکٹر خالد کی مزید ایک عبارت پڑھ کر فیصلہ کیجئے کہ کرم شاہ بھیروی نے وہ کتاب لکھ کر رجوع کیا ہے یا ''نہ ادھر کے رہے اور نہ ادھر کے'' کے مصداق بنے ہیں؟ لکھا ہے:

''پیر صاحب نے بریلویوں کو خوش کرنے کیلئے ایک بات پیدا کی ہے کہ تحذیر الناس کی بعض عبارات سے کچھ غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں لیکن پیر صاحب نے ان عبارات کو غلط نہیں کہا۔ اس فہم کو غلط کہا ہے کہ جو ان سے ختم نبوت زمانی کے خلاف کوئی دوسرا نتیجہ نکالے۔ دوسرے لفظوں میں اسے یوں سمجھئے کہ حضرت مولانا محمد قاسم نے تو بات غلط نہیں کی۔ مولانا احمد رضا خاں نے اسے غلط سمجھ لیا ہے۔ سو پیر صاحب یہاں کسی غلط بیانی کی نشاندہی نہیں کر رہے۔ مولانا احمد رضا خاں اور ان کے پیروؤں کی غلط فہمیوں کو نمایاں کر رہے ہیں ...... مخدوم محترم! جب آپ نے ان خطرناک نتائج کو خود بھی غلط فہمی پر مبنی قرار دیا ہے تو اب آپ کو افسوس کس بات کا ہے۔ کیا اس بات کا کہ آپ نے اچھی تعلیم کیوں حاصل کی کہ آپ ان غلط فہمیوں کا شکار نہ ہوئے اور مولانا احمد رضا خان اپنی کم علمی کے باعث تحذیر الناس کے ان مطالب کو نہ پا سکے جو حضرت حجۃ الاسلام کی مرادات

تھے۔ کیا آپ کو اسی بات کا افسوس ہے؟ (ایضاً: ۱۲)

خدا کو سمیع و بصیر جان کر بتایئے! کہ کرم شاہ بھیروی صاحب نے اسے کتاب میں بجائے قاسم نانوتوی کے خود اعلیٰ حضرت کو ہی مجرم نہیں بنا ڈالا؟ نانوتوی کے کفر کی حمایت نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا؟ کیا اب بھی ان کی اس کتاب کو رجوع ہی کہا جائے گا؟'' یا ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' کا نام دیا جائے گا۔

اکابرین اہلسنّت کی مخالفت:

اکابرین اہلسنّت نے بالاجماع نانوتوی نظریہ کو کفر بتایا جبکہ دیوبندی اسے قضیہ فرضیہ قرار دے کر تاویلیں کرتے ہیں اور چونکہ کرم شاہ بھیروی کو تحذیر الناس ہر بار پڑھ کر نیا لطف و سرور حاصل ہوا تھا۔ اس لئے انہوں نے بھی دیوبندیوں کی سُر میں سُر ملا کر کہہ دیا۔

''اگر بالفرض جیسے الفاظ سے صرف وہ لوگ جن کے پیش نظر تلاش حق اور بیان حق ہے وہ تو مولانا (نانوتوی) کے مقصد کلام کو سمجھنے کیلئے ان قواعد کو پیش نظر رکھیں گے کہ یہاں قضیہ فرضیہ ہے اور قضیہ فرضیہ اور ہوتا ہے اور قضیہ واقعیہ حقیقیہ اور ہوتا ہے۔ ان دونوں کے درمیان بعد المشرقین ہے۔ (تحذیر الناس میری نظر میں، ص ۵۱)

کہہ رہے ہیں کہ جن لوگوں نے قضیہ فرضیہ کا اعتبار کرتے ہوئے تحذیر الناس کی عبارت کو درست مانا ہے وہ حق کے متلاشی اور حق بیان کرنے والے ہیں اور جنہوں نے اس کا اعتبار نہیں کیا وہ مخالفین حق ہیں۔ یعنی دیوبندی حق پر ہیں اور سنی بریلوی باطل پر ہیں۔ (معاذ اللہ)

اگر کسی شخص میں دیانت نام کی کوئی چیز ہے تو وہ بتائے کہ کیا اس سے بڑھ کر

بھی دیوبندیوں کی حمایت ہوسکتی ہے؟

o...... کرم شاہ نے اس مسئلہ میں اکابرین اہلسنّت کی مخالفت کی ہے۔ اس کے متعلق ان کے سوانح نگار حافظ پروفیسر احمد بخش کی گواہی بھی ملاحظہ فرمالیں تاکہ فیصلہ کرتے وقت آسانی رہے۔ لکھا ہے:

”تحذیر الناس کی الجھی ہوئی متنازعہ بحث کے متعلق حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فیصلہ فرمایا کہ ایسی عبارات انسان کو ایمان سے محروم کر دیتی ہیں جبکہ حضور ضیاء الامت نے نانوتوی موصوف کی عبارت کو قضیہ فرضیہ پر محمول کرتے ہوئے اسے کفریہ کہنے میں احتیاط برتی ہے۔ (جمال کرم ۱/۲۹۵)

روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ بھیروی صاحب نے اکابرین اہلسنّت کی نہیں دیوبندیوں کے مؤقف کی تائید کی ہے۔

قضیہ فرضیہ کا ڈھکوسلا:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دیوبندیوں اور بھیرویوں کے ”قضیہ فرضیہ“ کے ڈھکوسلے کی بھی حقیقت بتادی جائے۔

۱۔ حضرت مولانا محمد منشاء تابش قصوری لکھتے ہیں:

فرض اگرچہ محال کو بھی کہا جاسکتا ہے مگر محال کے فرض کرنے پر فساد اور بطلان لازم آیا کرتا ہے۔ محال کے فرض کو امکان یا صحت لازم نہیں آتی جبکہ یہاں بعد میں پیدا ہونے والے نبی کو فرض کرنے پر کہا گیا ہے کہ کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔ کیونکہ خاتمیت میں فرق نہیں آتا۔ نیز یہاں فرض تقدیری نہیں ہے بلکہ تجویزی ہے اس لئے انہوں نے فرض کے ساتھ لفظ تجویز بھی استعمال کیا ہے (دعوت فکر ص ۳۸، رضا دار الاشاعت لاہور)

۲۔ غزالیٔ زماں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

اگر بالفرض محال بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آئے گا جیسا کہ بفرض محال دوسرا الٰہ پایا جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید میں ضرور فرق آئے گا جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ توحید باری کو سمجھا' نہ ختم نبوت پر ایمان لایا۔ (الحق المبین ص ۶۶، جدید ایڈیشن)

بتایئے! حضرت غزالیٔ زماں کی اس عبارت سے کرم شاہ بھیروی کی شرعی پوزیشن کیا ہے؟

۳۔ شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی لکھتے ہیں:

ہم کو لفظ بالفرض پر اعتراض نہیں ہے بلکہ اعتراض مولوی قاسم کے ان لفظوں پر ہے ”تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہیں آئے گا“۔ غور سے پڑھئے مولوی قاسم کی عبارت یہ ہے ”بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا“۔ غور کیجئے بالفرض اگر نبی پیدا ہو تو حضور کی خاتمیت میں فرق آئے گا یا نہیں آئے گا اگر آپ کہیں گے نہیں آئے گا تو یہ غلط ہے کیوں اس لئے کہ

۱۔ اگر بالفرض مصنف چراغ سنت (دیوبندی) کی دونوں آنکھیں نکال دی جائیں تو پھر بھی ان کی بینائی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

۲۔ بالفرض اگر مصنف چراغ سنت (دیوبندی) کے سر کو جسم سے جدا کر دیا جائے تو پھر بھی ان کے زندہ رہنے میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

۳۔ بالفرض اگر مصنف چراغ سنت (دیوبندی) اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے

ظریف'' اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کرنا حلال نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۲) تحریر کردہ عبارت میں بظاہر بتوں کے محدود اختیارات کو تسلیم کیا گیا ہے۔

(العیاذ باللہ)

اور یہ قرآن پاک کی متعدد آیات مبارکہ کی تکذیب ہے۔ جبکہ نصوص قرآنیہ میں بتوں کے اختیارات کی مطلقاً نفی وارد ہے جیسا کہ اللہ رب العزت جل وعلا نے ارشاد فرمایا:

''قل افاتخذتم من دونہ اولیآء لا یملکون لانفسھم نفعا ولا ضراً''

(پارہ ۱۳ سورہ رعد، آیت ۱۶)

تم خود ہی فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے وہ حمایتی بنالیے ہیں جو اپنا بھلا برا نہیں کر سکتے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

''قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضرعنکم ولا تحویلا'' (پارہ ۱۵، بنی اسرائیل آیت نمبر ۵۶)

تم فرماؤ! پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا۔ پھر ارشاد فرماتا ہے:

''والذین تدعون من دونہ مایملکون من قطمیر''

(پارہ ۲۲ سورہ فاطر ۱۳)

اور اس کے سوا جنہیں تم پوجتے ہو، دانہ خرما کے چھلکے تک کے مالک نہیں۔

(۳) لف استفتاء میں جو عبارت نقل کی گئی ہے اس میں کئی احتمالات ہیں۔ جیسے اہل سنت کے دو گروہوں سے کون سے دو گروہ مراد ہیں۔ اور عصر حاضر کے سارے تقاضوں سے چشم پوشی سے کیا مراد ہے؟ اور چند امور میں اختلاف باقی رہ بھی جائے......الخ۔

سے کون سے اختلاف مراد ہیں وغیرہ۔ جب تک مراد متعین نہ ہو اس کا جواب نہیں دیا جاسکتا ہے۔

(۴) قاسم نانوتوی مصنف تحذیر الناس کے متعلق اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ اور علماء عرب وعجم کا جو حتمی فیصلہ ہے کہ ''من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر'' وہی حق وصواب ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۹ قدیم ص ۳۱۳ میں فرماتے ہیں جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔

نقل کردہ عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تحذیر الناس کے مصنف کے کفر میں شک ہی نہیں بلکہ اس کے کفر کی تائید کی گئی ہے گویا کہ اس کے کفر کو کفر ہی نہیں مانا۔ تو یہ بھی اسی حکم کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر میں داخل ہے۔

(۵) جو شخص حرام اور قرآن کی تکذیب اور کفر کا مرتکب ہوا اس کے لیے باقی مسائل کا پوچھنا نہ ان کے جوابات کی حاجت۔

لہٰذا لف استفتاء میں تحریر عبارات جن کا جواب دیا گیا۔ کا جو بھی معتقد ہے یا تھا اور اسی اعتقاد پر وہ چا ہے کرم شاہ ہو یا کوئی اور حکم شرح سب کے لیے برابر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہٗ

محمد حبیب رضا

۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ ۲۹ ستمبر ۲۰۰۸ء

مہر